إِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَشَاءُ ۔ عَسٰى أَنْ يَبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَحْمُودًا

اللہ اکبر

روزنامہ الفضل قادیان

THE DAILY ALFAZL, QADIAN.

ٹیلیفون نمبر ۹۱

رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۲۵

شرح چندہ پیشگی — سالانہ — ششماہی — سہ ماہی — بیرون ہند سالانہ

قیمت فی پرچہ ایک آنہ

تار کا پتہ "الفضل" قادیان

جلد ۲۶ | ۱۵ ربیع الثانی ۱۳۵۷ھ | یوم سہ شنبہ | مطابق ۱۴ جون ۱۹۳۸ء | نمبر ۱۳۳

مدینۃ المسیح

قادیان ۱۲ - جون - سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے متعلق آج ۸ بجے شام کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے - کہ حضور کی طبیعت دن میں خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی رہی - شام کے وقت انفلوئنزا کی شکایت ہو گئی - احباب حضور کی صحت کے لئے دُعا فرمائیں :-

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت دردِ شکم - بخار اور سر درد کے باعث علیل ہے - احباب حضرت ممدوحہ کی صحت کے لئے خصوصیت سے دُعا فرمائیں :-

کل عصر کے بعد اولڈ بوائز تعلیم الاسلام ہائی سکول نے اس سال خلیفہ ہائی کلاس کا نتیجہ نہایت شاندار نکلنے پر جناب مولوی محمد دین صاحب ہیڈ ماسٹر کے اعزاز میں دعوت دی - جس میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے بھی شمولیت فرمائی - اکل و شرب کے بعد مولوی صاحب کی خدمت میں ایڈریس پیش کیا گیا جس کا انہوں نے جواب دیا - اس موقعہ پر حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے بھی تقریر فرمائی - جو انشاء اللہ مفصل شائع کی جائیگی -

ملک صلاح الدین صاحب ایم - اے پرائیویٹ سیکرٹری حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کا بچہ بیمار ہے - احباب دُعائے صحت کریں -

آج جناب چودھری فتح محمد صاحب سیال ایم اے ناظر اعلیٰ جناب مولوی عبد المغنی خان صاحب ناظر دعوت و تبلیغ اور کئی ایک مبلغین نوشہرہ متصل فیض اللہ چک کے جلسہ پر گئے :-

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

اتمامِ حُجّت

"دین حق کے نشان - اور اسلام کی سچائی کے آسمانی گواہ جس سے ہمارے نابینا علماء بے خبر ہیں وُہ مجھ کو عطا کئے گئے ہیں - مجھے بھیجا گیا ہے - تا میں ثابت کروں کہ ایک اسلام ہی ہے - جو زندہ مذہب ہے اور وہ کرامات مجھے عطا کئے گئے ہیں - جن کے مقابلہ سے تمام غیر مذہب والے - اور ہمارے اندرونی اندھے مخالف بھی عاجز ہیں - میں ہر یک مخالف کو دکھلا سکتا ہوں - کہ قرآن شریف اپنی تعلیموں - اور اپنے علوم حکمیہ اور اپنے معارفِ دقیقہ اور بلاغتِ کاملہ کی رُو سے معجزہ ہے - مُوسیٰ ؑ کے معجزہ سے بڑھ کر - اور عیسیٰ ؑ کے معجزات سے صدہا درجہ زیادہ - میں بار بار کہتا ہوں - اور بلند آواز سے کہتا ہُوں - کہ قرآن - اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے سچی محبت رکھنا - اور سچی تابعداری اختیار کرنا انسان کو صاحبِ کرامات بنا دیتا ہے اور اسی کامل انسان پر علوم غیبیہ کے دروازے کھولے جاتے ہیں - اور دُنیا میں کسی مذہب والا روحانی برکات میں اس کا مقابلہ نہیں کر سکتا - چنانچہ میں اس میں صاحب تجربہ ہُوں - میں دیکھ رہا ہوں - کہ بجز اسلام تمام مذہب مُردے اُن کے خدا مُردے - اور خود وُہ تمام پیرو مُردے ہیں اور خدا تعالیٰ کے ساتھ زندہ تعلق ہو جانا بجز اسلام قبول کرنے کے ہرگز ممکن نہیں - ہرگز ممکن نہیں :-

اے نادانو! تمہیں مُردہ پرستی میں کیا مزہ ہے؟ اور مُردار کھانے میں کیا لذت ہے؟!! آؤ میں تمہیں بتلاؤں - کہ زندہ خدا کہاں ہے اور کس قوم کے ساتھ ہے - وُہ اسلام کے ساتھ ہے - اسلام اس وقت مُوسیٰ ؑ کا طور ہے - جہاں خدا بول رہا ہے - وُہ خدا جو نبیوں کے ساتھ کلام کرتا تھا اور پھر چپ ہو گیا - آج وُہ ایک مسلمان کے دل میں کلام کر رہا ہے - کیا تم میں سے کسی کو شوق نہیں؟ کہ اس بات کو پرکھے - پھر اگر حق کو پاوے تو قبول کر لیوے - تمہارے ہاتھ میں کیا ہے؟ کیا ایک مُردہ کفن میں لپیٹا ہُوا - پھر کیا ہے؟ کیا ایک مشتِ خاک - کیا یہ مُردہ - خدا ہو سکتا ہے؟ کیا یہ تمہیں کچھ جواب دے سکتا ہے؟ ذرا آؤ! ہاں! لعنت ہے تم پر اگر نہ آؤ - اور اس سڑے گلے مُردہ کا میرے زندہ خدا کے ساتھ مقابلہ نہ کرو"۔ (تبلیغ رسالت جلد ششم صفحہ ۱۸ و صفحہ ۱۹)

300

حضرت ام المومنین مدظلہا العالیٰ کا ارشاد

حضرت ام المومنین مدظلہا العالیٰ کا ارشاد ہے کہ صاحبزادہ حافظ مرزا ناصر احمد صاحب سلمہ اللہ تعالےٰ ابن حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی صحت۔ کامیابی اور بخیریت واپسی کے لئے تمام احمدی جماعتیں دُعا کرتی رہیں نیز ۹ر جون سے ان کا امتحان شروع ہے۔ جو ۱۵ر جون تک جاری رہے گا۔ اس میں کامیابی کے لئے بھی دُعا کی جائے ؛ جماعت کا یوں بھی فرض ہے۔ کہ صاحبزادہ صاحب موصوف کے لئے دُعائیں کرے۔ لیکن اب جبکہ حضرت ام المومنین مدظلہا العالیٰ کا ارشاد ہے۔ تو خصوصیت سے دعائیں کرنی چاہئیں ؛

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے تبرکات سے کیا مراد ہے؟

نظارت تالیف و تصنیف کی طرف سے کچھ عرصہ سے تبرکات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے متعلق اعلان کیا جا رہا ہے۔ اس تعلق میں بعض دوستوں نے یہ دریافت کیا ہے۔ کہ تبرک سے کیا مراد ہے؟ سو دوستوں کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ اپنے وسیع معنوں میں تو تبرک میں ہر وہ چیز شامل ہے۔ جس کا کسی مبارک وجود کے ساتھ کسی نہ کسی طرح تعلق رہا ہو۔ اس طرح خطوط دستاویزات کتب مستعملہ وغیرہ سب تبرک ہیں۔ لیکن موجودہ اعلانات میں جو تبرکات ملحوظ ہیں وہ یہ ہیں۔

(۱) حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے جسم مبارک کا کوئی حصہ مثلاً بال یا ناخن

(۲) حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے لباس کا کوئی حصہ جیسے کرتہ پاجامہ صدری۔ کوٹ۔ پٹکہ عمامہ۔ ٹوپی۔ جوتی وغیرہ شامل ہیں۔

(۳) حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذاتی استعمال کی چیزیں مثلاً عصا قلم دوات۔ کنگھی قینچی وغیرہ

ناظر تالیف و تصنیف قادیان

خان بہادر کا خطاب

اس سال شہنشاہِ معظم کے یوم ولادت کے موقعہ پر مولوی نور محمد صاحب احمدی (آف بھدرک) انسپکٹر آف ریلوے پولیس کو "خان بہادر" کا خطاب عطا کیا گیا ہے احباب دعا کریں کہ اللہ تعالےٰ مبارک کرے ؛

احباب کرام سے نہایت ضروری گزارش

دل نہیں چاہتا۔ کہ "الفضل" کی مالی مشکلات کا بار بار ذکر کیا جائے۔ لیکن جب اس کے بغیر چارہ نہ ہو تو مجبوری ہے۔ احباب جانتے ہیں۔ کہ "الفضل" ہی وہ ذریعہ ہے۔ جو انہیں روزانہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ حضرت ام المومنین مدظلہا العالی اور خاندان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے حالات پیش کرتا ہے۔ نیز حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے خطبات حضور کے ارشادات پہنچاتا ہے۔ پھر انہیں یہ بھی معلوم ہے۔ کہ الفضل کے بغیر وہ ان بہت سی تحریکات میں حصہ لینے کے ثواب سے محروم رہ جاتے ہیں۔ جو وقتاً فوقتاً مرکز کی طرف سے جاری ہوتی رہتی ہیں۔ پھر "الفضل" کی مالی مشکلات بھی ان سے پوشیدہ نہیں لیکن افسوس کہ یہ احساس عملی صورت میں پوری طرح ظاہر نہیں ہو رہا۔ ہر احمدی کا فرض ہے۔ کہ وہ مشکلات جھیل کر بھی الفضل خریدے۔ اور اس طرح نہ صرف اپنے تعلق کو حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ سے مضبوط و مستحکم کرے۔ بلکہ خدمات دین بجا لانے کی بھی سعادت حاصل کرے۔ توقع رکھنی چاہیئے کہ احباب کرام اپنے اس قومی فرض کو پہچانتے ہوئے "الفضل" کی اشاعت کے لئے کوشش کرتے رہیں گے خریداران الفضل سے گزارش ہے کہ وہ اپنے قومی پریس کو مضبوط بنانے کے لئے اپنے حلقہ اثر میں اخبار کی توسیع اشاعت کی کوشش کریں۔ اور ہر خریدار کم سے کم ایک خریدار ضرور بنائے ؛ مینجر

انتخاب سکرٹریان تحریک جدید

ایک دوست کے استفسار پر کہ کیا سکرٹریان تحریک جدید سارے عرصہ ہفت سالہ دور کے لئے منتخب ہوں گے یا دوسرے سکرٹریان کی طرح تین سال کے لئے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے ارشاد فرمایا ہے۔ کہ "ہفت سالہ دور تو صرف چندہ کی تحریک کے لحاظ سے ہے۔ ورنہ جب تک اللہ تعالےٰ چاہے گا۔ کام جاری رہے گا۔ پس یہ سہ سالہ ہوں گے الا ماشاء اللہ" لہذا احباب جماعت بوقت انتخاب سکرٹریان حضور کے ارشاد کو ملحوظ رکھیں ؛ انچارج تحریک جدید

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الفضل

قادیان دارالامان مورخہ ۱۵ ربیع الثانی ۱۳۵۷ھ

تبلیغ اسلام اور غافل مسلمان

چند دن ہوئے "بمبئی میں تبلیغ الاسلام کانفرنس" کے نام سے ایک جلسہ منعقد کیا گیا جس کی صدارت کے لئے مولوی ظفر علی صاحب کو لاہور سے بلایا گیا۔ اور الحاج قاسم علی جیراج بھائی صدر مجلس استقبالیہ قرار پائے۔ چونکہ بمبئی ایسے مشہور شہر میں اور تبلیغ الاسلام ایسے اہم اور ضروری معاملہ کے متعلق کانفرنس کی گئی تھی۔ اس لئے ہم اس کی مفصل روئداد سے آگاہ ہونا چاہتے تھے۔ لیکن ہر چند کوشش کرنے کے باوجود ہمیں اس میں کامیابی نہ ہوئی اور کسی مسلمان اخبار نے بھی ہماری کوئی مدد نہ کی۔ اخبار "زمیندار" نے اگرچہ "بمبئی میں تبلیغ الاسلام کانفرنس کا عظیم الشان اجلاس" کا شاندار عنوان قائم کیا۔ لیکن وہ بھی سوائے روزنامہ "ٹائمز آف انڈیا" کی نقل کرنے کے اور کچھ نہ شائع کرسکا۔ اور اس میں صرف صدر استقبالیہ کمیٹی۔ اور صدر کانفرنس کی تقریروں کا چند الفاظ میں خلاصہ درج تھا۔ اصل امر کے متعلق نہ تو یہ بتایا گیا ہے۔ کہ آج تک ان لوگوں نے جو اس کانفرنس کے بانی مبانی ہیں۔ تبلیغ اسلام کے متعلق کیا کیا۔ اور نہ یہ کہ آئندہ کے متعلق کیا ارادے ہیں۔ صدر استقبالیہ کمیٹی نے:-

"اس امر پر اظہارِ افسوس کیا۔ کہ مسلمانوں نے دیگر اقوام تک قرآنی پیغام پہنچانے کا اہم ترین فرض ترک کر رکھا ہے جس کے نتیجہ میں اسلام کو نقصان پہنچ رہا ہے"۔

پھر اسی ضمن میں کہا:-

"جس صورت میں کہ اچھوتوں تک نے اپنا مذہب تبدیل کر دینے کا اعلان کر رکھا ہے۔ اور اعلان سے فائدہ اٹھانے کے لئے دیگر مذاہب کے حامی اپنے اپنے مذاہب کی تبلیغ کے لئے ان کے پاس پہنچ رہے ہیں مسلمان اپنے فرض سے غافل ہیں۔ اور اچھوتوں کو مذہب مقدس اسلام کے دائرہ میں لانے کی کوئی کوشش نہیں کرتے"۔

جب حقیقت یہ ہے۔ کہ مسلمانوں نے تبلیغ اسلام کے فرض کو کلیتہً ترک کر رکھا ہے۔ اور نہ صرف یہی۔ بلکہ وہ مرتد ہو کر دیگر مذاہب میں داخل ہوتے جا رہے ہیں۔ تو کس طرح ممکن ہے کہ مسلمان اچھوتوں میں تبلیغ اسلام کرنے کی طرف توجہ کر سکیں۔ افسوس یہ رونا تو آئے دن رویا جاتا ہے۔ لیکن اس پر غور نہیں کیا جاتا۔ کہ تبلیغ اسلام سے مسلمانوں کے غافل ہو جانے کی وجہ کیا ہے۔ اور جب تک اس وجہ کا ازالہ نہ کیا جائے۔ صرف جلسوں میں چیخنے چلانے سے کیا بن سکتا ہے۔

ہمارے نزدیک اس کی وجہ ایک ہی ہے۔ اور وہ یہ کہ مسلمان خود حقیقت اسلام۔ اور مغز اسلام سے ناواقف ہو چکے ہیں۔ ورنہ کس طرح ممکن ہے کہ آئے دن ان میں سے لوگ مرتد ہو کر اسلام کے مخالفین میں اضافہ کرتے رہیں۔ اور پھر مخالفین کی صف اول میں کھڑے ہو کر اسلام پر ناپاک حملے کرنا شروع کر دیں۔ پھر یہ کس طرح ممکن ہے کہ وہ صحیح معنوں میں اسلام کے پیرو ہوں۔ مگر تبلیغ اسلام کے نہایت اہم اور ضروری حکم کی تعمیل میں نہ تو اپنے اموال میں سے کچھ خرچ کریں۔ اور نہ اوقات صرف کریں پس تبلیغ اسلام کی طرف مسلمانوں کو متوجہ کرنے کے لئے۔ اور اس میں کامیابی حاصل کرنے کے لئے سب سے ضروری بات یہ ہے۔ کہ مسلمان کہلانے والوں کو حقیقی معنوں میں مسلمان بنایا جائے۔ اور اسلام کی صحیح تعلیم سے واقف کیا جائے۔ مگر یہ اس وقت تک ہو نہیں سکتا۔ جب تک اس کام کے لئے خدا تعالےٰ کی طرف سے کوئی انسان مامور نہ ہو جب سارے کے سارے لوگ ظلمت میں ڈوبے ہوئے ہوں۔ اور خاص کر علماء کہلانے والوں کی حالت سب سے بدتر ہو۔ تو پھر سوائے مامور الہٰی کے کوئی ذریعہ کامیابی کا نہیں ہو سکتا۔

پس اگر مسلمان کہلانے والوں کے دلوں میں اسلام کا درد ہے۔ اور وہ تبلیغ اسلام کے فریضہ کی ادائیگی کا شرف حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ تو انہیں اسلام کے مغز سے واقفیت حاصل کرنی چاہیئے۔ جس کی واحد صورت یہ ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو قبول کر کے جماعت احمدیہ میں داخل ہو جائیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت کی غرض کیا ہے۔ یہی ہے۔ کہ مسلمانوں کو اصلی اسلام پر قائم کریں اور ان میں اشاعتِ اسلام کی روح پھونک دیں۔ اب دیکھ لیجئے۔ تمام روئے زمین پر سوائے اس مٹھی بھر جماعت کے جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے تیار کی۔ کوئی تبلیغ اسلام نہیں کر رہا۔ حالانکہ اس وقت کروڑوں مسلمان موجود ہیں۔ ان میں بادشاہ اور نواب بھی ہیں۔ بڑے بڑے مالدار بھی ہیں۔ بڑے بڑے عالم بھی ہیں۔ اسی ایک بات سے معلوم ہو سکتا ہے۔ کہ اسلام کی حقیقی خادم اور پیرو وہی جماعت ہے۔ جو باوجود بے سروسامان ہونے کے ساری دنیا میں اعلائے کلمۃ اللہ کا فرض ادا کر رہی ہے۔ کاش دوسرے مسلمان بھی یہ شرف حاصل کر سکیں۔ ورنہ یاد رکھیں۔ کانفرنسیں اور جلسے نہ پہلے کچھ کر سکے ہیں۔ اور نہ آئندہ کر سکیں گے۔

جرمنی میں عیسائیت کے خاتمہ کی تحریک

عیسائیت کے خلاف یورپ میں اگرچہ وقتاً فوقتاً آواز اٹھتی رہتی ہے لیکن امسال میں جرمنی نے جو آواز اٹھائی ہے۔ وہ بہت پُرزور معلوم ہوتی ہے۔ برلن کا ایک تار اخبارات میں شائع ہوا ہے جس میں بیان کیا گیا ہے۔ کہ یہاں ایک نئی آرگنیزیشن قائم ہوئی ہے۔ جس کا نام نیشنل چرچ رکھا گیا ہے۔ اس کا ایک مقصد یہ ہے۔ کہ جرمنی سے عیسائیت کا جو ۸۰۰ء میں یہاں آئی تھی۔ خاتمہ کر دیا جائے۔ اس نیشنل چرچ میں پادریوں کو شامل نہیں کیا جائے گا۔ بائیبل اور تمام دیگر عیسائی لٹریچر کی اشاعت روک دی جائیگی۔ اس چرچ کی بائبل ہٹلر کی کتاب میری جدوجہد ہوگی۔ نئے چرچ کے پروگرام کے مطابق تمام جرمنی اور اس کی بستیوں کی حدود میں تمام گرجوں سے صلیب اتار دی جائے گی۔ اور اس کی جگہ جرمنی کا قومی نشان لگایا جائے گا۔

یہ تحریک جرمنی میں کیوں جاری ہوئی۔ اس لئے کہ اہل جرمن نے ایک طرف تو عیسائیت کی تعلیم کو اپنی دنیوی زندگی میں ناقابل عمل اور بے فائدہ پایا۔ اور دوسری طرف ہٹلر نے ان کو بہت کچھ فائدہ پہنچایا۔ اگر عیسائیت کو وہ کسی رنگ میں بھی مفید پاتے۔ تو قطعاً یہ طریق عمل اختیار نہ کرتے۔ اس سے ظاہر ہے۔ کہ اہل جرمن نے عیسائیت کو مردہ پایا۔ اور ان کی یہ جرأت قابل داد ہے۔ کہ وہ مردہ چیز کے ساتھ چمٹے رہنے کے لئے تیار نہیں۔ دراصل اسلام ہی ایک زندہ مذہب ہے۔ جو ایک طرف تو تازہ بتازہ نشانات دکھاتا ہے۔ اور دوسری طرف حقیقی اسلام پر چلنے والوں کی قلبی تسکین...

ذکرِ حبیب علیہ الصلوٰۃ والسلام

از حضرت نواب محمد علی خان صاحب معرفت نظارت تالیف و تصنیف قادیان

ریاست مالیر کوٹلہ کی بنیاد کس طرح پڑی

ہمارا خاندان غوری ہے۔ شاہ محمد حسین جو محمد غوری کا بھتیجا تھا۔ بعد زوال [illegible] کابل آ گیا۔ اس کے دو بیٹے جو شاہِ کابل کی بیٹی سے تھے ان کا نام غلزئی اور لودھی تھا۔ ایک دوسری بیوی کے بطن سے سروانی تھا۔ ہمارا خاندان مالیر کوٹلہ سروانی کی اولاد ہے۔ سروانی کچھ عرصہ بعد دراین میں آباد ہو گئے تھے۔ شیخ صدر الدین صدر جہاں بحیثیت فقر یعنے صوفیت دراین سے ادھر ہندوستان آئے۔ اور ایک گاؤں بھوسی نام کے قریب دریائے ستلج کی شاخ دریا جو اب لدھیانہ کے قریب بہتا ہے۔ اس وقت اس گاؤں کے قریب بہتا تھا کے کنارے شیخ صاحب موصوف نے اپنی جھونپڑی بنالی تھی۔ اور عبادتِ الٰہی میں مصروف رہتے تھے۔ بہلول لودھی بارادہ فتح دہلی جا رہا تھا۔ اس جھونپڑی کے قریب گزر ہوا۔ ایک باخدا کا نام سنکر شیخ صاحب کی خدمت میں حاضر ہو کر مستدعی دعا ہوا۔ دہلی فتح ہونے پر اپنی لڑکی کی شادی شیخ صاحب سے کر دی۔ اور چند پرگنہ جات بطور جہیز کے دیئے۔ شیخ صدر جہاں کی دو بیویاں تھیں۔ ایک شہزادی بہلول لودھی کی بیٹی دوسری رائے کپور تھلہ کی بیٹی راجپوت۔ شہزادی کی اولاد سے قتل صوبہ سرہند ہو گیا۔ اس پاداش میں پرگنہ جات مذکورۃ الصدر ضبط ہو گئے۔ اور سلطنت بھی بدل چکی تھی۔ رائے کپور تھلہ نے اپنے نواسوں کو وہ ضبط شدہ پرگنہ جات خرید کر دیئے اس طرح ریاست مالیر کوٹلہ کی بنیاد پڑی۔ شیخ صدر جہاں رحمۃ اللہ علیہ نے مالیر آباد کیا۔ چند پشتوں بعد بوجہ ناچاقی برادران بازید خان صاحب دہلی جا کر ملازم ہو گئے۔ اور بصلہ خدمات جاگیر و اجازت بنائے قلعہ حاصل کی اور بعہد شاہجہان کوٹلہ آباد کیا۔ اس طرح دونوں آبادیاں مالیر کوٹلہ کہلانے لگیں۔ خدمات شاہان مغلیہ کے صلہ میں ریاست کو وسعت ہوئی۔ اور رُوپڑ اور پائل وغیرہ علاقہ جات زیر حکومت مالیر کوٹلہ رہے۔ سکھ گردی میں بہت سا علاقہ نکل گیا۔ آخر احمد شاہ درانی کے آنے پر موجودہ علاقہ مالیر کوٹلہ مسلّم ہوا اور سکّہ بھی عطا ہوا۔ اس کے بعد ۱۸۰۵ء میں جنرل اختر لونی نے موجودہ علاقہ مالیر کوٹلہ کی تصدیق اور توثیق کر دی اور ریاست مالیر کوٹلہ زیر حکومت برٹش گورنمنٹ آ گئی۔

شیعہ کہلاتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بیعت

میری نظر سے پہلے موٹا اشتہار بابت براہین احمدیہ ۱۸۸۵ء میں نظر سے گزرا مگر کوئی التفات پیدا نہ ہوا۔ ۸۸-۱۸۸۷ء میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا شہرہ سنتا رہا۔ ۱۸۹۰ء میں اپنے استاد مولوی عبد اللہ صاحب فخری کی تحریک پر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے دعا کی استدعا کی۔ اس طرح خط و کتابت کا سلسلہ شروع ہوا غالباً ستمبر ۱۸۹۰ء میں میں بمقام لدھیانہ حضرت صاحب سے ملا۔ اور چند معمولی باتیں ہوئیں۔ وہاں سے واپسی پر میں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو لکھا کہ میں شیعہ ہوں۔ یعنے حضرت علیؓ کو دوسرے خلفاء پر فضیلت دیتا ہوں۔ کیا آپ ایسی حالت میں میری بیعت لے سکتے ہیں یا نہیں آپ نے لکھا کہ ہاں ایسی حالت میں آپ بیعت کر سکتے ہیں۔ باقی اگر ہم ان خدمات کی قدر نہ کریں جو خلفائے راشدین نے کیں تو ہمیں یہ بھی معلوم نہیں ہو سکتا۔ کہ یہ قرآن وہی قرآن ہے جو محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر نازل ہوا۔ کیونکہ انہی کے ذریعہ قرآن و اسلام و حدیث و اعمال ہم تک پہونچے ہیں۔ چنانچہ میں نے غالباً ستمبر یا اکتوبر ۱۸۹۰ء میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیعت کر لی۔ اور بعد بیعت تین سال تک شیعہ کہلاتا رہا۔

ترکِ شیعیت

ابتدائے خط و کتابت میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو میں نے ایک خط میں لکھا تھا۔ کہ میں شیعہ ہوں۔ اور شیعوں کے ہاں ولائت ختم ہو گئی ہے اس لئے اب جب ہم کسی کو ولی نہیں مانتے۔ تو بیعت کس طرح کر سکتے ہیں۔ آپ نے لکھا ہم جو ہر نماز میں اھدنا الصراط المستقیم۔ صراط الذین انعمت علیھم کی دعا مانگتے ہیں اس کا کیا فائدہ۔ کیونکہ مے تو پہلے پی گئے۔ اب تو دُرد رہ گیا۔ پھر کیا ہم مٹی کھانے کے لئے رہ گئے اور جب ہمیں انعام ملنا نہیں تو یہ دعا عبث ہے۔ مگر اصل واقعہ یہ ہے۔ کہ انعامات کا سلسلہ اب تک جاری ہے۔ ۱۸۹۳ء میں یعنے خاص طور سے شیعیت کی بابت تحقیقات کی اور شیعیت کو ترک کر دیا:۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صحبت

پہلی دفعہ غالباً فروری ۱۸۹۱ء میں قادیان آیا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی سادگی نے مجھ پر خاص اثر کیا۔ دسمبر ۱۸۹۲ء میں پہلے جلسہ میں شریک ہوا ایک دفعہ میں نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے علیحدہ بات کرنی چاہی۔ گو بہت تنہائی نہ تھی۔ مگر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بہت پریشان پایا یعنی آپکو علیحدگی میں اور خفیہ طور سے بات کرنی پسند نہ تھی۔ آپ کی خلوت اور جلوت میں ایک ہی بات ہوتی تھی اسی جلسہ ۱۸۹۲ء میں حضرت بعد نماز مغرب میرے مکان پر ہی تشریف لے آتے تھے اور مختلف امور پر تقریر ہوتی رہتی تھی۔ احباب وہاں جمع ہو جاتے تھے اور کھانا بھی وہاں ہی کھاتے تھے۔ نماز عشاء تک یہ سلسلہ جاری رہتا تھا۔ میں علماء اور بزرگانِ خاندان کے سامنے دو زانو بیٹھنے کا عادی تھا۔ بسا اوقات گھٹنے دکھنے لگتے۔ مگر یہاں مجلس کی حالت نہائت بے تکلفانہ ہوتی۔ جسکو جس طرح آرام ہوتا بیٹھتا۔ بعض پیچھے طرف لیٹ بھی جاتے مگر سب کے دل میں عظمت ادب اور محبت ہوتی تھی۔ چونکہ کوئی تکلف نہ ہوتا تھا۔ اور کوئی تکلیف نہ ہوتی تھی۔ اس لئے یہی جی چاہتا تھا۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام تقریر فرماتے رہیں۔ اور ہم بیٹھے رہیں۔ مگر عشاء کی اذان سے جلسہ برخاست ہو جاتا:۔

سورج اور چاند گرہن کا واقعہ

جب سورج گرہن اور چاند گرہن رمضان میں واقع ہوئے تو غالباً ۱۸۹۶ء تھا۔ میں قادیان میں سورج گرہن کے دن نماز میں موجود تھا۔ مولوی محمد احسن صاحب امروہی نے نماز پڑھائی تھی اور نماز میں شریک ہونے والے بے حد رو رہے تھے اس رمضان میں یہ حالت تھی۔ کہ صبح دو بجے سے چوک احمدیہ میں چہل پہل ہو جاتی۔ اکثر گھروں میں اور بعض مسجد مبارک میں آ موجود ہوتے۔ جہاں تہجد کی نماز ہوتی۔ سحری کھائی جاتی۔ اور اول وقت صبح کی نماز ہوتی۔ اس کے بعد کچھ عرصہ تلاوت قرآن شریف ہوتی۔ اور کوئی آٹھ بجے کے بعد حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سیر کو تشریف لے جاتے۔ سب خدام ساتھ ہوتے یہ سلسلہ کوئی گیارہ بارہ بجے ختم ہوتا۔ اس کے بعد ظہر کی اذان ہوتی۔ اور ایک بجے سے پہلے نماز ظہر ختم ہو جاتی۔

اور پھر نماز عصر بھی اپنے اول وقت میں پڑھی جاتی - بس عصر اور مغرب کے درمیان فرصت کا وقت ملتا تھا - مغرب کے بعد کھانے وغیرہ سے فارغ ہو کر آٹھ ساڑھے آٹھ بجے نماز عشاء ختم ہو جاتی - اور ایسا ہو کا عالم ہوتا - کہ گویا کوئی آباد نہیں مگر دو بجے سب بیدار ہوتے - اور چہل پہل ہوتی :-

قادیان کی سابقہ آبادی

میں پہلی دفعہ ۱۸۹۱ء میں قادیان گیا - حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایک فینس میرے لئے اور ایک بہلی بھیجی تھی سابقہ اڈا خانہ سے آگے نکل کر جو راستہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مکان کو جاتا تھا - جو اب بھی ہے - جہاں اسمٰعیل صاحب جلد ساز کا مکان ہے اور پھر مفتی محمد صادق صاحب کے مکان کے پاس چوک احمدیہ کی طرف مڑتا ہے - جس کے شرقی طرف مدرسہ احمدیہ ہے - اور غربی طرف دو کانیں ہیں - اس تمام راستہ میں ایک پہیہ خشکی میں اور دوسرا پانی میں یعنی جوہڑ میں سے گزرتا تھا - اور یہ حد آبادی تھی - اور میرے مکان کے آگے ایک ویرانہ تھا - اور گلی چھت کر بنا ہوا کمرہ میری فرودگاہ تھی - اور یہ ادھر حد آبادی تھی - دسمبر ۱۸۹۲ء میں میں قادیان گیا - تو مدرسہ احمدیہ مہمان خانہ - اور حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے مکان کی بنیادیں رکھی ہوئی تھیں - اور یہ ایک لمبا سا چبوترہ بنا ہوا تھا - اسی پر جلسہ ہوا تھا - اور کسی وقت گول کمرہ کے سامنے جلسہ ہوتا تھا - یہ چبوترہ ڈھاب میں بھرتی ڈال کر بنایا گیا تھا - اور اس کے بعد جتنے مکان بنے ہیں ڈھاب میں بھرتی ڈال کر بنائے گئے ہیں :-

غالباً پہلی یا دوسری دفعہ میرے قادیان آنے پر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام مغرب کے بعد میرے ہاں تشریف لائے - تو آپ موم بتی لے کر اس کی روشنی میں آئے - میرے ملازم صفدر علی نے چاہا - کہ بتی کو بجھا دیا جائے - تا کہ بے فائدہ نہ جلتی رہے - اس پر آپ نے فرمایا جلنے دو روشنی کی کمی ہے - دنیا میں تاریکی تو بہت ہے (قریب قریب الفاظ یہ تھے)

قادیان میں مستقل رہائش

سنہ ۱۹۰۱ء میں میں قادیان معہ اہل وعیال آ گیا اور پھر مستقل رہائش یہاں اختیار کر لی :-

بہت سی باتیں بھول گیا ہوں - بعض خطوط میرے نام کے شیخ یعقوب علی صاحب نے شائع کئے ہیں - اور کچھ یادداشت میں نے مولوی محمد اسمٰعیل صاحب مولوی فاضل کو لکھوائی - اور کچھ بعض خطوط جو میرے پاس ہیں - وہ ان سے واضح ہو سکتی ہیں - بعض خاص باتیں جو محض میرے متعلق ہیں تحریر کرتا ہوں :-

مسئلہ تقدیر پر تقریر

(الف) - میں ایک رسالہ ابتدائی جماعت کے لئے نماز کے متعلق لکھ رہا تھا - اس میں میں نے ارکان نماز کا مختصر ذکر کیا - تو میں نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے دریافت کیا - کہ پانچ ارکان ایمان یعنی (۱) اللہ تعالےٰ (۲) فرشتے (۳) اللہ کی کتابیں (۴) اللہ کے رسول - (۵) آخرت کے ساتھ قدر خیرہ وشرہ کا مفہوم بھی درج کیا جائے یا نہیں - یہ میں نے حضرت مولانا مولوی نور الدین خلیفۃ المسیح اول رضؓ کے ذریعہ دریافت کیا - اور مغرب کے بعد عشاء تک - جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام مسجد مبارک میں تشریف رکھا کرتے تھے اس وقت دریافت کیا تھا - اس وقت مسجد مبارک وسیع نہ ہوئی تھی - اور اس کی شکل یہ تھی

امام ۱

گنجائش ۶ - آدمیوں کی دو صفیں - . . . . ۲ (ب)

گنجائش ۵ - آدمیوں کی دو صفیں - ۳

غسل خانہ سرخ چھینٹوں والا - . . . .

لکڑی کی سیڑھی اوپر کی مسجد کو جانے کو ۴

پختہ زینہ جو اب بھی موجود ہے جو نیچے سے آتا ہے - . . . .

۱ - امام کے کھڑا ہونے کی جگہ :-
۲ - مسجد مبارک -
۳ - یہ کوٹھڑی بھی شامل مسجد ہو گئی تھی
۴ - دفتر ریویو - مولوی محمد علی صاحب یہاں بیٹھا کرتے تھے - ابتداء میں یہ غسل خانہ تھا - اور گرا تھا - تختہ بچھا کر مسجد کے برابر کر لیا تھا - زیادہ لوگ ہوئے - تو امام کے پاس بھی دو آدمی کھڑے ہو جاتے تھے - اور مولوی محمد علی صاحب کے دفتر میں بھی چند آدمی کھڑے ہو جاتے تھے - مگر جس وقت کا میں ذکر کرتا ہوں - اس وقت یہ دفتر نہ بنا تھا - اس لئے صرف ۱ و ۲ و ۳ میں ہی نماز ہوتی تھی -

میں مولوی عبد الکریم صاحب کے پاس بیٹھا تھا - جو امام نماز تھے - اور حضرت خلیفۃ المسیح اول رضؓ بھی وہاں بیٹھے تھے - اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام مقام (الف) پر بیٹھا کرتے تھے - اور دریچہ (ب) میں سے ہو کر مسجد میں آتے تھے - میرے دریافت کرنے پر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے سمجھا - کہ میں تقدیر کا قائل نہیں - اس پر لمبی تقریر فرمائی - جو غالباً الحکم میں درج ہو گی - میں نے پھر بذریعہ مولانا صاحب عرض کیا - کہ میں تقدیر کا قائل ہوں - اور اللہ تعالےٰ پر معہ جمیع صفات ایمان رکھتا ہوں - اور اسے قادر و قدیر مانتا ہوں - مگر میری غرض یہ ہے - کہ باقی ماندہ صفات کو چھوڑ کر قدر وخیر وشر کو کیوں الگ طور سے لکھا جائے - یا تو تمام صفات کو لکھا جائے - یا یہ بھی نہ ہو - تو آپ نے فرمایا - یہ الگ طور پر نہ لکھی جائیں :-

عورتوں کے پردہ کے متعلق ارشاد

(ب) ایک دفعہ میں نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے پردہ کے متعلق دریافت کیا - اس وقت میں ایک کام کے لئے حضرت کی خدمت میں حاضر ہوا تھا - اس وقت صرف میں اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ہی تھے - اور یہ اس مکان کا صحن تھا - جو حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحب کے رہائشی مکان کا صحن تھا - اور حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب کے جنوبی جانب بڑے کمرے کی چھت پر تھا - حضرت مسیح موعود علیہ السلام اس وقت وہاں تشریف رکھتے تھے - حضور نے اپنی دستار کے شملہ سے مجھے ناک کے نیچے کا حصہ اور منہ چھپا کر بتلایا - کہ ماتھے کو ڈھانک کر اس طرح ہونا چاہیئے - گویا آنکھیں کھلی رہیں - اور باقی حصہ ڈھکا رہے - اس سے قبل حضرت مولانا نور الدین صاحب رضؓ سے میں نے ایک دفعہ دریافت کیا تھا - تو آپ نے گھونگھٹ نکال کر دکھلایا تھا

تقسیم ورثہ کے متعلق ارشاد

(ج) میری دوسری بیوی کا انتقال ہو گیا تھا میں نے اپنی بیوی کے ورثہ کی تقسیم کی بابت دریافت کیا تو فرمایا - کہ غیر احمدی ورثا کو ورثہ نہ دیا جائے - البتہ تبرع اور احسان کے طور پر کچھ دیا جائے تو حرج نہیں - یہ بات چوک احمدیہ میں ہوئی تھی - حضرت مسیح موعود علیہ السلام سیر کے لئے تشریف لائے تھے زیادہ لوگ ابھی نہ آئے تھے - مولوی محمد علی صاحب موجود تھے - انہوں نے کہا - کہ غیر احمدی اقربا کا احمدی ورثہ لیں یا نہ لیں - تو فرمایا - ایسا موقعہ جب آئے گا - اس وقت بتلائیں گے :-

بہشتی سے پردہ

(د) میری دوسری بیوی کے انتقال پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بتوسل حضرت مولانا مولوی نور الدین صاحب رضؓ

راولپنڈی کے ایک تاجر صاحب کی سالی سے میرا رشتہ کرنا چاہا۔ مجھے یہ رشتہ پسند نہ تھا۔ کیونکہ مجھے اُن کے اقربار اچھے نہ معلوم ہوتے تھے مگر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو یہ رشتہ بہت پسند تھا۔ بلکہ یہاں تک زور دیا خود تو نہیں فرمایا مگر پیغامبر کی معرفت فرمایا۔ کہ اگر یہ رشتہ میں منظور نہ کروں گا۔ تو آپ میرے رشتہ کے متعلق کبھی دخل نہ دیں گے مگر ان تاجر صاحب نے خود یہ بات اٹھائی۔ کہ ان کی سالی بہنوئیوں سے پردہ نہ کرے گی۔ اور سخت پردہ کی پابند نہ ہوگی (میرے متعلق کہا کہ) نواب صاحب کے متعلق سنا جاتا ہے۔ کہ پردہ میں سختی کرتے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام میرے پاس میرے مکان پر خود تشریف لائے۔ اور فرمایا کہ وہ یہ کہتے ہیں۔ میں نے عرض کیا کہ قرآن شریف میں جو فہرست دی گئی ہے۔ میں اس سے تجاوز نہیں چاہتا۔ فرمانے لگے کہ کیا بہنوئی سے بھی پردہ ہے۔ میں نے عرض کیا کہ حضور مجھ سے زیادہ جانتے ہیں۔ جہاں تک مجھے معلوم ہے۔ قرآن شریف کی فہرست میں بہنوئی داخل نہیں۔ آپ خاموش ہوگئے اور پھر اس رشتہ کے متعلق آپ نے کچھ نہیں فرمایا اور وہ تاجر صاحب چلے گئے ؎

مانگے پر چیز دینا

(ک) ایک دفعہ ابتداء میں جب میں قادیان مستقل طور سے رہنے لگا۔ تو مرزا نظام الدین صاحب کے ہاں باہر سے برات آئی تھی۔ اس کے ساتھ کنچنی بھی تھی۔ اور ناچ وغیرہ ہوتا تھا میں ایسی شادی کی رسوم میں نہ خود شریک ہوتا تھا نہ ہوتا ہوں۔ اور نہ اپنی کوئی چیز دیتا ہوں۔ مرزا نظام الدین نے مجھ سے غالباً کچھ دریاں اور چکیں مانگی تھیں۔ میں نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے دریافت کیا آپ نے فرمایا دے دو۔ کیونکہ اس شادی سے اغلب ہے کہ دولھا کی اصلاح ہوگی ؎

شکریہ کے لڈو

(و) ایک دفعہ مرزا خدابخش صاحب کے ہاں بچہ پیدا ہوا۔ انہوں نے لڈو میرے ہاں بھیجے۔ میں نے واپس کر دیئے کہ عقیقہ کا کھانا تو میں لے لوں گا۔ مگر یہ میں نہیں لیتا۔ تھوڑے عرصہ بعد حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام وہ رکابی خود لے کر تشریف لائے اور فرمایا کہ بات ٹھیک ہے جو تم نے کہی۔ یہ بچہ کی پیدائش کے لڈو نہیں بلکہ اس شکریہ کے ہیں کہ ماں کی جان بچ گئی میں نے نہایت تکریم سے وہ رکابی لے لی۔ اس وقت میرے مکان زنانہ کے صحن میں ایک دروازہ تھا۔ اس پر کھڑے کھڑے یہ باتیں ہوئیں ؎

"ہمارے نبی کریم"

(ز) حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام جس مکان میں رہا کرتے تھے۔ اب اس میں حضرت ام المومنین علیہا السلام رہتی ہیں اس کے صحن اور میرے مکان کے صحن میں صرف ایک دروازہ حائل تھا گویا اس وقت نقشہ یہ تھا

سیڑھیاں
۵
۶ صحن
۳
۴
۲
۱
صحن
۷ بیت الفکر
دریچہ
دریچہ
مسجد مبارک

کمرہ ۱ و ۲ و ۳ میں میری رہائش تھی ۴ میں مولوی محمد احسن صاحب رہا کرتے تھے۔ ۵ میرا صحن تھا ۶ حضرت کا صحن تھا۔ اور ۷ آپ کا رہائشی کمرہ تھا۔ اور ۸ بیت الفکر تھا۔ اس طرح حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام جب کوئی بات کرتے ہمیں صاف سنائی دیتی۔ جب بھی کوئی بات ہو یا عورتوں میں تقریر ہو رات دن میں جب بھی حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا ذکر آتا تو آپ کے مونہہ سے یہی نکلتا تھا۔ "ہمارے رسول کریم" "ہمارے نبی کریم"

سیدہ مبارکہ بیگم صاحبہ کے نکاح کے بعد

(ح) پہلے جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام سیر کو تشریف لے جاتے، تو میرا انتظار فرماتے، بعض وقت بہت دیر بھی ہو جاتی مگر جب سے مبارکہ بیگم صاحبہ کا نکاح مجھ سے ہوا تو آپ نے پھر میرا انتظار نہیں کیا دیا تو حیا فرماتے اور اسکی وجہ سے ایسا نہیں کیا یا مجھے فرزندی میں لینے کے بعد فرزند سمجھ کر انتظار نہیں کیا۔) یہ چند باتیں موٹی موٹی جو مجھے یاد آئی ہیں لکھ دی ہیں ؎

مختلف مقامات میں تبلیغ احمدیت

خواجہ ثناء اللہ صاحب سکرٹری تبلیغ موضع بڈھاٹوں تحصیل راجوری سے تحریر کرتے ہیں کہ گزشتہ سال کی طرح امسال بھی ہم نے راجوری شہر میں تبلیغی جلسہ سالانہ کا انتظام کیا۔ شہر کے جملہ مخالفین نے پچھلے سال کی طرح امسال بھی یہ کوشش کی۔ کہ ہمیں کوئی مکان یا سفید زمین جلسہ کرنے کی غرض سے نہ مل سکے۔ پچھلے سال تو گورنمنٹ کی زمین پر ہم نے جلسہ کر لیا تھا۔ مگر امسال تحصیلدار صاحب نے اس زمین کو دینے سے بھی انکار کر دیا۔ پہلے تو سب حالات مایوس کن تھے۔ مگر خدا تعالےٰ کا فضل شامل حال ہوا۔ اور مولوی محمد حسین صاحب مبلغ علاقہ پونچھ کی آمد سے ہمارے حوصلے بڑھ گئے۔ خود انہوں نے ہمارے ساتھ مل کر جلسہ کے جملہ انتظامات کئے۔ اور بعض مقامی رؤسا سے مل کر جلسہ کے لئے زمین حاصل کر لی۔ دو دن جلسہ ہوا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا نام خوب کھول کھول واضح دلائل کے ساتھ مخالفوں تک پہونچایا گیا۔ غیر احمدیوں کو مناظرہ کر کے حق و باطل معلوم کرنے کی بھی دعوت دی۔ تقریروں میں بالعموم اکثر باتیں کتب کے حوالہ سے بیان کی جاتی ہیں۔ اللہ تعالےٰ نے ہمارا جلسہ پچھلے سال کی طرح امسال بھی کامیاب کیا۔ اور ہندوؤں اور مسلمانوں کے معقول طبقہ کو اپنے مقرر کردہ امام کی دعوت و خوشخبری سننے کے لئے لایا اللہ تعالےٰ سے دعا ہے کہ خدا تعالےٰ سعید روحوں کو حق قبول کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

کیرنگ سے پانچوں خان صاحب آنریری مبلغ تحریر کرتے ہیں کہ:-

ماہ اپریل میں اٹھارہ بستیوں میں دورہ کیا۔ اور ہندوؤں اور مسلمانوں کو ملاقات کر کے تبلیغ اسلام و احمدیت کی گئی۔ خود ان کی مسلمہ کتب اور مسلمہ پیشگوئیوں کی بناء پر قائل و ملزم کیا۔ کہ آنے والا آچکا ہے۔ نشانات آفاقی ارضی و سماوی پورے ہو چکے ہیں۔ اس لئے خدا کے مامور کو جلد قبول کرنا چاہیئے ؎

دیہاتی مسلمان دوست سوال و جواب کر کے اپنی تسلی کرتے رہے ہیں۔ اللہ تعالےٰ حق قبول کرنے کی توفیق بخشے۔ آمین

مرتبہ نظارت دعوۃ و تبلیغ

مولوی محمد علی صاحب خود جواب عنائت کریں

الفضل ۵؍مئی میں مَیں نے ایک مختصر نوٹ میں لکھا تھا۔ کہ غیر مبایعین کا وطیرہ چلا آتا ہے۔ کہ جب کسی شخص کو جماعت احمدیہ کے نظام کی طرف سے اس کے کسی جرم کی سزا دی جاتی ہے۔ تو وہ اس کی "تبلیغ" شروع کردیتے ہیں۔ اور اس کی ہمدردی کے درپے ہوجاتے ہیں اور بعض اشخاص اس حربہ کا شکار بھی ہوجاتے ہیں۔ اسی سلسلہ میں مَیں نے ایک تازہ روائت کا بھی ذکر کیا تھا۔ کہ مولوی محمد علی صاحب اور ان کی بیگم صاحب ایک معزز عہدہ دار کے ہاں گئے کیونکہ اسے تھوڑا عرصہ قبل جماعت سے خارج کیا گیا تھا۔ اور اسی خاص طریق سے اظہار ہمدردی کیا۔ میں نے اس روائت کو درج کرنے کے بعد لکھا تھا۔ کہ

"مولوی صاحب ازراہ مہربانی اس واقعہ پر روشنی ڈال کر ممنون فرمائیں"۔

اب دو ہی صورتیں تھیں

(۱) جناب مولوی صاحب جن کی طرف یہ واقعہ منسوب ہے۔ اس کو تسلیم کریں اور اس کا اعلان فرمائیں۔ اور اگر اس روائت کا کوئی حصہ درست نہ ہو۔ تو اس کی تصحیح فرمادیں۔

(۲) اگر یہ روائت کلیتہً غلط ہے۔ تو اس کے تمام اجزاء کی تفصیلی تردید فرمائیں لیکن آج تک جناب مولوی صاحب نے ان دونوں صورتوں میں سے کسی ایک کے متعلق بھی کچھ تحریر نہیں فرمایا۔ ہاں ایڈیٹر صاحب پیغام نے اپنی طرف سے مبہم الفاظ میں لکھا ہے۔ کہ یہ بیان غلط اور بے حقیقت ہے۔ یاد رہے کہ اس قسم کے ابہام سے شبہات اور بھی پختہ ہوجاتے ہیں اور بات کی تہ تک جانے والے سمجھ لیتے ہیں کہ مولوی صاحب کی خاموشی اور ایڈیٹر صاحب کی ناتسلی بخش تردید کچھ معنی نہیں رکھتی۔ مَیں "افسانہ نگاری" کا عادی نہیں۔ یہ فن اہل پیغام کو ہی مبارک ہو۔ میں نے تو نہایت سادہ الفاظ میں ایک روائت کو پیش کرکے جناب مولوی صاحب سے توضیح کی درخواست کی تھی۔ میرا جناب مولوی صاحب کو اب بھی یہی مشورہ ہے کہ وہ خود اس روائت پر تفصیلی روشنی ڈالیں۔ اور اگر جناب مولوی صاحب کا بیان تسلی بخش ہوا۔ تو ہمیں اس روائت کی تردید کرنے میں ہرگز باک نہ ہوگا۔ ہم واضح لفظوں میں اس کی تردید کردینگے۔ ہمارا طریق کبھی اہل پیغام کا طریق نہ ہوگا۔ کہ ان کے چھوٹے بڑے اپنے اخبار میں ریزولیوشنوں میں شائع کرتے جائیں کہ

"۸؍اگست کے الفضل میں خلیفہ قادیان اور ان کے حواریوں کی اشتعال انگیز تقریروں کا ذکر ہے۔ جس میں جماعت احمدیہ لاہور کے بزرگوں کے لئے کعب بن اشرف کے الفاظ استعمال کئے گئے ہیں"۔

(پیغام ۳۰؍اگست ۱۹۳۷ء)

لیکن جب ہم ان سے مطالبہ کریں کہ خدارا الفضل ۸؍اگست میں سے دکھاؤ۔ کہ کس تقریر میں جماعت لاہور کے بزرگوں کے لئے کعب بن اشرف کا لفظ استعمال کیا گیا ہے۔ یہ تو سراسر غلط ہے۔ تو وہ ٹس سے مس نہ ہوں۔ اور نہ ۸؍اگست کے الفضل سے یہ الفاظ دکھا سکیں اور نہ ہی اس کی تردید کریں۔ بلکہ بعد ازاں بھی ان کے افراد انہی خاص الفاظ میں مختلف جگہوں پر ریزولیوشن پاس کرتے چلے جائیں۔ حتیٰ کہ ۳؍اکتوبر ۱۹۳۷ء کو خود ایڈیٹر صاحب پیغام اور ان کے دوسرے بزرگوں سے میں نے ان کی مسجد میں مطالبہ کیا۔ کہ جب الفضل ۸؍اگست میں ایسا ذکر نہیں ہے۔ اور آپ کے کسی بزرگ کو کعب بن اشرف نہیں کہا گیا۔ تو آپ اس کی تردید کیوں نہیں کرتے۔ تو اس کا جواب جناب شیخ انعام الحق صاحب نے یہ دیا تھا کہ یہ ریزولیوشن مسلم صاحب نے پیش کیا تھا۔ مگر اس غلط بیانی کی تردید کی جرأت آج تک کسی غیر مبایع کو نہیں ہوئی۔ تو میں یہ کہہ رہا تھا کہ ہمارا طریق بفضلہ تعالیٰ غیر مبایعین کا سا نہ ہوگا۔ بلکہ اگر جناب مولوی محمد علی صاحب اس معزز عہدہ دار کے ہاں جانے کی تسلی بخش تردید کردیں گے۔ تو ہمیں اس کے اعلان میں تامل نہ ہوگا۔

خاکسار۔ ابوالعطاء جالندھری

(الفضل) ہمیں بتایا گیا ہے۔ کہ مولوی صاحب نہیں۔ بلکہ ان کی بیگم صاحبہ گئی تھیں۔

غیر مبایعین کا ایک صریح دھوکہ

۱۰؍اپریل ۱۹۳۸ء کے الفضل میں کمترین نے جب "پیغام صلح" کا یہ ادعا پڑھا۔ کہ:۔

"ہماری انجمن کی سلور جوبلی کی تجویز کا ذکر حضرت امیر ایدہ اللہ تعالیٰ نے جلسہ سالانہ کے دوران میں ۲۵؍یا ۲۶؍دسمبر ۱۹۳۷ء کو سینکڑوں ہزاروں افراد کی موجودگی میں فرمایا تھا۔ حضرت ممدوح کے اس ارشاد کے بعد ہی چودہری سر ظفر اللہ خاں صاحب نے قادیانی خلافت کی سلور جوبلی کی تجویز خلیفہ صاحب کے مریدوں کے سامنے پیش کی۔ اور الفضل میں اس کا ذکر آیا"۔

تو میری حیرت کی کوئی حد نہ رہی۔ افسوس تعصب کی وجہ سے کس قدر صریح غلط بیانی کی جاتی ہے۔ اور پھر دنیا میں اسے جماعت احمدیہ کی طرف منسوب کرنے کی ناپاک سعی کی جاتی ہے اس میں تو کوئی شک ہی نہیں کہ جناب چودھری صاحب نے تجویز زیر بحث پروگرام جلسہ سالانہ کے مطابق ۲۷؍دسمبر ۱۹۳۷ء کو پبلک میں تقریر فرمائی یا بقول غیر مبایعین ان کے جلسہ سے ایک دن بعد۔

لیکن غیر مبایع دوستوں کو یاد رکھنا چاہیئے کہ دنیا میں ان کی توقع کے خلاف خداوند کریم نے کئی سعید روحیں بھی پیدا فرمائی ہوئی ہیں۔ جو ایسے مغالطہ دہی کے موقعہ پر دودھ کا دودھ اور پانی کا پانی دیکھ سکتی ہیں۔

اگر غیر مبایع حضرات ہمارے گذشتہ جلسہ سالانہ کا پروگرام ہی ملاحظہ فرما لیتے۔ تو اتنی قیل وقال اور کجروی کی حاجت نہ رہتی۔ اس پروگرام میں جناب چوہدری صاحب کی "ضروری اپیل" بتاریخ ۲۷؍دسمبر ۱۹۳۷ء بوقت ۱۱½ بجے تا ۱۲ بجے پیش کی جانی شائع کی جاچکی تھی۔ اور یہی پروگرام ۱۹؍دسمبر ۱۹۳۷ء کے الفضل میں طبع ہوچکا تھا گویا جلسہ سالانہ پر جو اپیل جناب چودہری صاحب کی طرف سے پیش کی گئی۔ اس کا اعلان ۱۹؍دسمبر ۱۹۳۷ء کے الفضل میں ہوچکا تھا۔ مگر غیر مبایع حضرات کو اپنے حضرت امیر کے فرمان مورخہ ۲۵ یا ۲۶؍دسمبر ۱۹۳۷ء تک کہیں نظر ہی نہ آیا۔ آیا تو ضرور ہوگا۔ لیکن اس امر کا اظہار قدرے مہنگا پڑتا تھا۔ کیونکہ حسب معمول ایک ایسی مبارک تحریک کی وہ مخالفت کرچکے تھے۔ اب اسی منہ سے وہی تحریک اپنے لئے کس طرح پبلک میں لاسکتے۔ جب تک اس کے متعلق پہلے صفائی پیش نہ کرتے کیا کوئی حق گو غیر مبایع ہے۔ جو اپنے آرگن "پیغام صلح" کی اس صریح غلط بیانی کا اعتراف کرے

خاکسار۔ عبدالکریم خاں یوسف زئی احمدی۔ از پونچھ

حضرت مسیح موعودؑ کی تصنیف "لیکچر سیالکوٹ"

مولوی ابوالفضل محمود صاحب قادیان نے ماہ جون کے رسالہ تعلیم الدین الاسلام میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تقریر جو "لیکچر سیالکوٹ" کے نام سے شائع شدہ ہے چھاپی ہے۔ قیمت فی نسخہ ۲؍ بھیجکر احباب منگا سکتے ہیں

تحریک جدید کے نئے دور کے ماتحت زندگی وقف کنندگان

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کا منشاء ہے۔ کہ ایسے زندگی وقف کنندگان جن کو فی الحال کسی معین کام پر مقرر نہیں کیا گیا۔ بھی تحریک جدید کے ماتحت کچھ نہ کچھ ایسی خدمات سرانجام دیتے رہیں جس کی وجہ سے ان کا تعلق مرکزی دفتر تحریک جدید سے رہے۔ اور اس عرصہ میں وہ اپنے طور پر اندر ہی اندر اپنے آپ کو ان فرائض کی سرانجام دہی کے لئے تیار کرتے رہیں۔ جن کی ضرورت عنقریب ہی سلسلہ عالیہ احمدیہ کو پیش آنے کی توقع ہے۔ تاکہ جونہی ضرورت پیش آوے وہ اس کے لئے بالکل تیار ہوں۔

لہٰذا نہایت ضروری امر ہے۔ کہ جملہ ایسے احباب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کا مطالعہ جاری رکھیں اور قرآن کریم کو باترجمہ پڑھنے کی کوشش کرتے رہیں۔ عنقریب اس بارہ میں ایک کورس تجویز کرکے ان کو اطلاع دے دی جاوےگی علاوہ اس کے تحریک جدید کے مطالبہ وقف رخصت کے ماتحت خود بھی کچھ وقت باقاعدہ دیں۔ اور دوسرے لوگوں کو بھی تحریک کرتے رہیں۔

نیز احباب جماعت میں اس امر کی تحریک بھی باقاعدہ طور پر کرتے رہیں۔ کہ احباب جماعت احمدی کاریگروں کی ساختہ اشیاء کو ہی استعمال کرنے کی کوشش کریں۔ اور سب سے اہم امر یہ ہے۔ کہ تحریک جدید کی کامیابی کے لئے کم از کم ہفتہ میں ایک مرتبہ تہجد میں دعا کرتے رہیں۔

نوٹ :۔ جملہ واقفین زندگی سے درخواست ہے۔ کہ وہ ماہوار کارگذاری کی رپورٹ دفتر ہذا میں ارسال فرماتے رہیں۔

انچارج تحریک جدید

کتب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے متعلق

ضروری اعلان

کچھ عرصہ ہوا۔ یہ اعلان کیا گیا تھا۔ کہ خلافت جوبلی فنڈ کے موقعہ پر ابوالفضل صاحب محمود کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتب کے طبع کرانے اور مفت شائع کرنے کی اجازت دی گئی ہے۔ اسی ضمن میں اب یہ تشریحی اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ یہ اجازت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جملہ کتب کے متعلق نہیں ہے۔ بلکہ صرف چھوٹے سائز کی کتب کے متعلق ہے۔ جنکی تعیین نظارت تالیف کی طرف سے کی جائیگی

ناظر تالیف

ضروری اعلان

اگر کسی احمدی کا کوئی رشتہ دار احمدی یا غیر احمدی دوست ہانگ کانگ کے علاقہ یا چین کے کسی حصہ میں ہو۔ تو اس کے پورے پتے سے دفتر ہذا کو اطلاع دیجائے تاکہ احمدی مبلغین اس سے ملنے کی کوشش کریں۔

ناظر تبلیغ بیرون ہند صیغہ تحریک جدید

اعلان برائے ملازمت دفاتر صدر انجمن احمدیہ قادیان

صدر انجمن احمدیہ کے دفاتر کے لئے امیدواروں کی ضرورت ہے۔ جو امیدوار حسب ذیل شرائط پوری کرتے ہوں۔ وہ ذیل کا فارم پُر کرکے امیدواروں کی درخواست معہ تمام سرٹیفکیٹ وغیرہ کی مصدقہ نقل کے اپنی درخواستیں ۲۰-۶-۳۸ تک سپرنٹنڈنٹ صاحب دفاتر صدر انجمن احمدیہ قادیان کے پاس بھجوا دیں۔ اور نوٹ غور سے مطالعہ کرلیں۔

خاکسار غلام محمد اختر سیکرٹری تحقیقاتی کمیشن

فارم درخواست امیدواری

۱۔ نام و ولدیت درخواست کنندہ
۲۔ تاریخ بیعت
۳۔ تاریخ پیدائش
۴۔ امیدوار کے خاندان کی خدمات سلسلہ
۵۔ امتحان جو پاس کئے ہیں معہ سنہ
۶۔ خلاصہ سندات و سفارشات
۷۔ صحت
۸۔ کوئی اور قابل ذکر امر

شرائط۔ احمدی ہونا لازمی ہے۔ (۲) عمر ۱۸ تا ۲۸ سال ہو (۳) مقامی امیر یا پریذیڈنٹ کی خدمات سلسلہ کے متعلق تصدیق کرائی جائے۔ (۴) میٹرک یا اس سے اوپر مولوی فاضل یا جامعہ احمدیہ یا اس سے اوپر تک تعلیم لازمی ہے۔ (۵) مقامی جماعت کے امیر یا پریذیڈنٹ کی سفارش کا ہونا لازمی ہے۔ اس کے علاوہ سلسلہ عالیہ احمدیہ کی خاص ہستیوں کی سفارشی چٹھیاں لگائی جاسکتی ہیں۔ (۶) ڈاکٹر یا حکیم ورنہ جماعت کے امیر یا پریذیڈنٹ کی طرف سے سرٹیفکیٹ لگایا جاسکتا ہے۔ (۷) شرط نمبر ۵ کے علاوہ کوئی اور سرٹیفکیٹ وغیرہ لگائے جاسکتے ہیں۔

نوٹ نمبر ۱۔ تمام وہ درخواستیں جو کسی امیدوار نے کسی دفتری ملازمت کے لئے صدر انجمن احمدیہ کے کسی دفتر میں بھیجی ہوں۔ وہ اس اعلان کے ذریعہ منسوخ قرار دی جاتی ہیں۔ اور ہر امیدوار کو اب نئی درخواست مندرجہ بالا فارم پر شرائط کے مطابق کرنی ہوگی۔ نمبر ۲۔ اسامیاں فی الحال عارضی ہوں گی۔ اور تنخواہ کم از کم ۱۵/۰ ماہوار دیجاوے گی۔ لیکن آئندہ مستقل اسامیاں پُر کرتے وقت تجربہ کار عارضی ملازمین کو ترجیح دی جاوے گی۔ نمبر ۳۔ جن امیدواروں کی درخواستیں کمشن منظور کریگا ان درخواست کنندوں کو تاریخ انتخاب سے اطلاع کردی جاوے گی۔ نمبر ۴۔ کمشن کے کسی ممبر کو سفارش کے ذریعہ سے زیر اثر لانے کی سعی کرنا امیدوار کی کامیابی میں منافی ہوگا۔

قربانی ہی وہ راہ ہے جس سے انسان اپنے خدا تک پہونچتے ہیں

۳۱ مئی ۱۹۳۸ء تک چندہ تحریک جدید سال چہارم سو فیصدی ادا کرنیوالے احباب کے نام

سیدنا امیر المومنین حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے "پیام امام" پر جن احباب نے اپنے وعدے سو فی صدی پورے کئے ان کی ایک فہرست مئی کے آخری عشرہ میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے حضور دعا کے لئے پیش کی گئی تھی۔ اور اب شکریہ کے ساتھ شائع کی جا رہی ہے۔

یہ فہرست اس ترتیب سے ہے جس سے کہ روپیہ داخل ہوا۔ بہت سے احباب ایسے ہیں۔ جنہوں نے ابھی تک باوجود چھ ماہ کا عرصہ سال میں سے گذر جانے کے کوئی توجہ نہیں کی۔ ایسے دوستوں کو یاد رہے۔ کہ وقت بہت کم رہ گیا ہے۔ ابھی سے ان کو اپنے وعدہ کے پورا کرنے کے لئے ماحول پیدا کرنا چاہیئے جن دوستوں نے قسط وار دینے کا وعدہ کیا۔ مگر کوئی قسط بقایا ہے۔ وہ قسط ادا کر کے اپنا وعدہ پورا کریں۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ فرماتے ہیں:۔

"آپ کے راستے میں مشکلات ہیں۔ تو یاد رکھیں کہ یہ مشکلات اوروں کے راستے میں بھی ہیں۔ مگر باوجود اس کے وہ خدا تعالےٰ کی راہ میں قربانی کرنے سے نہیں ڈرے۔ بلکہ ابھی اور قربانی کرنے کو تیار ہیں"

"وہ شخص جو اپنے نفس کے لئے عذر تلاش کرنے میں لگا رہتا ہے۔ ناکام رہتا ہے۔ کامیابی کا منہ وہی دیکھتا ہے۔ جو اپنے نفس کا محاسبہ کرنے میں سختی سے کام لیتا ہے"

تحریک جدید کا وعدہ کرنے والے احباب کو چستی سے اپنے وعدے جلد سے جلد ادا کر کے رضاء الٰہی حاصل کرنا چاہیئے۔ فنانشل سکرٹری تحریک جدید

خان بہادر نواب چوہدری محمد الدین صاحب جہدپور ۲۰۰۰ روپے
میاں فتح عالم صاحب گوبیکے ۵ "
عبدالعزیز صاحب ٹھیکیدار دینال ۱۵ "
چوہدری محمد اکرم خانصاحب محمود آباد فارم ۱۲۰
" رشید احمد خانصاحب " ۱۳۰
" نقیر اللہ صاحب " ۳۰
" محمد شریف صاحب " ۲۲
" ذاب خاں صاحب " ۱۰
" غلام قادر صاحب " ۵
" سردار احمد صاحب " ۵
چوہدری شیر محمد صاحب دفتر فنانشل سکرٹری تحریک جدید ۵
امام الدین صاحب دکاندار مسجد مبارک ۵
ملک محمد الدین صاحب راولپنڈی ۵
مولوی عبدالرشید صاحب پٹیالہ ۵
چوہدری غلام محمد صاحب اورسیر چینوٹ ۳۰
خورشید احمد صاحب شیخ پور ۵
محمد عبداللہ صاحب بی۔ ایس سی حیدر آباد۔ دکن ۵
میاں فتح الدین صاحب سیال قادیان ۵
مستری دین محمد صاحب ۵
محمد علی صاحب انور تا تا رمنڈی بنگال ۲۵

محمد ظہیر الدین صاحب مین پوری بنگال ۲۰
ڈاکٹر نیاز محمد صاحب کسووال ۵
قاضی محمد رشید صاحب فیروزپور اپنی طرف سے ۵۶
اہلیہ و بچگان ودالدین مرحومین کی طرف سے قاضی صاحب موصوف ۵۷
شیخ غلام محمد صاحب فیروزپور ۵
منشی فیض محمد صاحب پٹواری زیرہ ۵
شیخ مہر الدین صاحب دار الشفاعت ۸
صاحبزادہ داؤد احمد صاحب قادیان ۲۰
قدم خانصاحب بنوں ۵
بابو محمد امین صاحب " ۵
عادل شاہ صاحب ترنگ زئی ۵
سید سردار علی صاحب مبارک آباد ۵
اہلیہ صاحبہ مرزا مولا بخش صاحب فیض باغ۔ لاہور ۵
عبدالقادر صاحب ہیڈ سلیمان کی ۵
حاجی محمد نذیر صاحب شاہجہانپور ۴۰
سید محمد فاضل شاہ صاحب گھیر معہ اہلیہ ۳۵
چوہدری محمد حیات صاحب ادرحمان ۵
ملک شاہ محمد صاحب آنبہ ۵
حاجی عیسیٰ صاحب کالیہ آنبہ ۵
ناصر احمد صاحب ناگپور ۱۵
سلیمان خانصاحب سنگہ بھوم بنگال ۱۵

عبدالسلام صاحب سیالکوٹ شہر ۵
عبدالعزیز صاحب گوجرہ ۳۰
اختر احمد صاحب ڈیرہ دون ۱۰
ملک غلام رسول صاحب معہ اہلیہ و پسر ناصر احمد صاحب لالہ موسیٰ ۱۵
عبدالحمید صاحب اوڈ ۵
مرزا محمد خانصاحب کوہ مری ۴۰
علم الدین صاحب لنڈی کوتل ۱۰
حاجی کریم بخش صاحب نابھہ معہ پسران ۳۰
میاں خیر الدین صاحب بنگہ ۵
چوہدری غلام قادر خانصاحب بوھیلا ۱۰
" محمد ظفر صاحب کیمل پور ۵
حافظ عبدالعلی صاحب سرگودھا ۵
بابو عبدالرحمٰن صاحب انبالہ ۳۵
اہلیہ صاحبہ بشیر احمد صاحب انبالہ چھاؤنی ۵
خواجہ نظام الدین صاحب " ۱۰
حاجی محمد یوسف صاحب " ۵
چوہدری اقبال احمد صاحب " ۵
بیوہ احمد دین صاحب " ۵
مہر امام الدین صاحب ولد مہر نور الدین صاحب سیالکوٹ ۵
جمعدار اسمٰعیل صاحب معہ اہلیہ منٹگمری ۴۰

چوہدری مہدی حسن خانصاحب سنور ۱۰
چوہدری فتح محمد صاحب جودھپور ۱۰
علی شیر خاں صاحب " ۵
میر عطاء اللہ صاحب معہ اہلیہ " ۴۰
ملک احمد صاحب ڈرائیور " ۳۲
سید بشیر احمد صاحب کوٹری سندھ ۲۵
بابو محمد شفیع صاحب چھاؤنی لاہور ۱۰
حکیم فضل الٰہی صاحب پسر حاجی رحمت اللہ صاحب راہوں ۲۵
امتہ الحفیظ اہلیہ شیخ فضل الرحمٰن صاحب اختر ملتان حال پٹیالہ ۵
منشی محمد علی صاحب چک نمبر ۹۹ ۵
والدہ صاحبہ مرحوم سیٹھ محمد اعظم صاحب حیدر آباد دکن ۵۶
محمودہ بیگم صاحبہ اہلیہ محمد معین الدین صاحب حیدر آباد دکن ۲۵
حیدر علی صاحب حیدر آباد دکن ۱۰
مفتی عبدالسلام صاحب کراچی ۱۰
حضرت گل خانصاحب فیروزپور ۸
اہلیہ صاحبہ بابو محمد فاضل صاحب " ۱۰
ڈاکٹر لعل الدین صاحب محلہ دار الفضل ۵
رحمت علی صاحب ہیڈ سلیمانکی ۵
منشی غلام رسول صاحب انبہ ۵
مہر بیر احمد صاحب " ۵
چوہدری علی احمد صاحب نوشہرہ چھاؤنی ۱۰
راجہ غلام محمد صاحب ددالمیال ۶
شیخ عبداللہ صاحب شاہجہانپور ۵
ایس۔ دی کئی کویا کالی کٹ ۱۵
عمر حیات صاحب مرزا خاں عمروالہ ۴/۵
آمنہ بی بی ہیڈ معلمہ شیخ پور ۵
نعیمہ اہلیہ سید حمید اللہ صاحب شیخ پور ۵
امتہ الرحمٰن اہلیہ چیلرمان اللہ صاحب " ۵
ضیاء اللہ صاحب پولیس ہسپتال گوجرانوالہ ۱۰
بابو علی محمد صاحب گنج۔ لاہور ۲
مستری عبدالکریم صاحب گنج۔ لاہور ۵
اہلیہ بابو نواب الدین صاحب " " ۵
شیخ عبدالجلیل صاحب عشرت گڑھی لاہور ۱۵
مرزا غلام حیدر صاحب دھرم کوٹ بگہ ۲
ایس محمود الحسن صاحب ای۔ بی۔ ایس مدراس ۴۰۰
مہر غلام حسین صاحب سیالکوٹ ۱۵
مہر بشیر احمد صاحب معہ مبارکہ بیگم صاحبہ سیالکوٹ ۷۰

وصیتیں

نمبر ۵۰۷۱ منکہ امام دین ولد الٰہ دین قوم راجپوت پیشہ تجارت عمر ۲۵ سال تاریخ بیعت ۱۹۱۷ء ساکن سابق رہتک حال قادیان ضلع گورداسپور بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۵ ۵/۳۸ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اس وقت کچھ نہیں۔ دوکان سے آمد چار یا پانچ روپیہ ماہوار ہے۔ میں وصیت کرتا ہوں۔ کہ تازیست اپنی آمد کا جو بھی ہو۔ ۱/۱۰ حصہ خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں داخل کرتا رہوں گا۔ میرے مرنے پر اگر کوئی جائیداد ہوئی۔ تو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی بھی صدر انجمن احمدیہ مالک ہوگی۔

العبد:۔ امام دین۔

گواہ شد:۔ محمد یامین تاجر کتب قادیان

گواہ شد:۔ الراقم خالد بی۔اے (آنرز) سیکرٹری۔

گواہ شد:۔ محمد ابراہیم مولوی فاضل

نمبر ۵۰۷۴ منکہ ہاجرہ بیگم زوجہ محمد علی اظہر قوم قریشی پیشہ خانہ داری عمر ۱۵ سال تاریخ بیعت جون ۱۹۱۹ء ساکن قادیان محلہ دار الرحمت ضلع گورداسپور بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۳۰ ۵/۳۸ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائیداد غیر منقولہ اس وقت کوئی نہیں۔ مبلغ ایک ہزار روپیہ حق مہر ہے۔ جو میرے خاوند ماسٹر محمد علی صاحب اظہر کے ذمہ واجب الادا ہے میں اس روپیہ کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں میری وفات کے بعد جو بھی جائیداد منقولہ و غیر منقولہ اس کے علاوہ میرے حق میں ثابت ہوگی۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی روپیہ یا جائیداد صدر انجمن احمدیہ قادیان میں بمد وصیت داخل کروں تو ایسی رقم یا جائیداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائیگی۔ الامتہ ہاجرہ بیگم

نشان انگوٹھا۔

گواہ شد:۔ محمد علی اظہر خاوند موصیہ مدرس تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان

گواہ شد:۔ بشیخ اللہ بخش وائس پریذیڈنٹ دار الرحمت۔

نمبر ۵۰۸۱ منکہ محمد شریف باجوہ بی۔اے ولد چوہدری نبی بخش صاحب قوم جٹ باجوہ پیشہ واقف زندگی تحریک جدید عمر ستائیس سال تاریخ بیعت اپریل ۱۹۳۴ء ساکن قادیان ضلع گورداسپور بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۵ ۵/۳۸ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

اس وقت میری کوئی جائیداد نہیں اس وقت مجھے تحریک جدید سے بطور ماہوار الاؤنس مبلغ تئیس روپے ملتے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا۔ میرے مرنے کے وقت جس قدر بھی میری جائیداد متروکہ ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔

العبد۔ محمد شریف باجوہ بی اے کارکن تحریک جدید۔

گواہ شد۔ مرزا محمد یعقوب کارکن تحریک جدید۔

گواہ شد:۔ محمد یحیٰی خان کارکن دفتر پرائیویٹ سکرٹری۔

نمبر ۵۰۷۵ منکہ پیر اندتا ولد دین محمد قوم کمہار پیشہ دوکانداری عمر ۶۵ سال تاریخ بیعت ۱۸۹۷ء ساکن قادیان ضلع گورداسپور بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۰ ۵/۳۸ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان یہ ہے۔ کہ میری اس وقت کوئی جائیداد غیر منقولہ نہیں ہے۔ میرا گزارہ اس وقت معمولی مزدوری وغیرہ پر ہے۔ جو اس وقت اندازاً پانچ چھ روپیہ ماہوار ہے۔ اور میں انشاء اللہ تازیست اپنی آمد کا ۱/۱۰ حصہ ادا کرتا رہوں گا۔

(۲) میرے پاس اس وقت نقد چالیس روپے ہیں۔ جس سے اپنا قدرے کاروبار کر کے کماتا ہوں۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔

العبد:۔ نشان انگوٹھا پیر اندتہ

گواہ شد:۔ محمد عبد اللہ جلد ساز سیکرٹری وصایا حلقہ مسجد فضل۔

گواہ شد:۔ ابراہیم ولد پیر اندتہ بقلم خود۔

نمبر ۵۰۸۴ منکہ فضل اللہ دین ولد اللہ دین ابراہیم بھائی مرحوم قوم خوجہ پیشہ تجارت عمر ۳۵ سال تاریخ بیعت ۱۹۱۵ء ساکن سکندرآباد دکن بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۹ ۵/۳۸ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری غیر منقولہ جائیداد اس وقت کوئی نہیں۔ منقولہ میں قریباً تین ہزار روپیہ کا ایک حصہ الٰہ دین صاحب اینڈ سنز بیڑی کے کارخانہ میں ہے۔ اس کے علاوہ تین ہزار تیس پر سات روپیہ سات آنے میرے اس کمپنی میں جمع ہیں۔ اور دو صد روپیہ کا فرنیچر وغیرہ میرے پاس اس وقت موجود ہے۔ جملہ چھ ہزار روپیہ دو سو تیس پر سات روپیہ سات آنے سکہ عثمانیہ ہوتے۔ میں اس کے دسویں حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ نیز میری آمدنی کا ۱/۱۰ حصہ بھی میں اپنی زندگی میں ادا کرتا رہوں گا۔ اور میرے مرنے

کے وقت اس کے علاوہ اور کوئی جائیداد میری ثابت ہو تو اس کے دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔
العبد:- فاضل الدین بقلم خود
گواہ شد:- عبدالرحیم نیر
گواہ شد:- عبداللہ دین

۵۰۸۶ منکہ امتہ الرشید بیگم بنت مرزا محمد شفیع صاحب قوم مغل عمر ۱۸ سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲ جون ۱۹۳۸ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائداد حسب ذیل ہے۔ چوڑیاں طلائی ۸ عدد و ایک جوڑی بندہ اور ایک جوڑی جھمکی طلائی جس کی مالیت دوصد بیس روپے ہے۔ اور تین صد روپیہ نقد کل میزان پانصد بیس روپیہ کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ کہ میرے مرنے کے بعد جسقدر بھی میری جائداد منقولہ و غیر منقولہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اگر میں کوئی رقم اپنی زندگی میں داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان بمد وصیت داخل کرکے رسید حاصل کروں تو ایسی رقم حصہ وصیت کردہ سے منہا کردی جائے گی۔
الامتہ:- امتہ الرشید بیگم بنت مرزا محمد شفیع بقلم خود
گواہ شد:- مرزا محمد شفیع بقلم خود والد موصیہ

The AHMADYYA Supply Company Ltd in Liquidation.

Notice of Settlement of the List of Contributories.

YUSUF Manzil
Qadian
9. 6. 38.

Take notice that I have appointed the 26th day of june 1938 at 6.30. P.M. at the above address for the settlement of the list of contributories of the above named company.

According to the books of the company you will be included in such list for the number of shares & the amount due to you. To object to such inclusion you should attend in person or by your agent at the time and place stated above, when your objections will be heard and considered.

Ch. Mohd Yusuf.
B. A. LL. B, Pleader
Liquidator

ضرورت

میونسپل کمیٹی قصور کو ہیلتھ افیسر رکھنے کی ضرورت ہے آسامی کو تنخواہ دوصد روپیہ ماہوار ہوگی۔ صرف وہ امیدواران جن کے پاس ڈی۔ پی۔ ایچ (برٹش) کی سند ہو۔ لفٹنٹ چودہری عبداللہ خاں صاحب اگزیکٹو افیسر قصور کے پاس ۲۰ جون ۱۹۳۸ء تک درخواستیں بھیجدیں۔

مستقل ہیلتھ افیسر تین سال کی رخصت پر ہے اور یہ تقرری اس رخصت کے سلسلہ میں کی جاتی ہے۔ اور اس آسامی کے مستقل ہو جانے کی توقع ہے۔ کیونکہ مستقل ہیلتھ افیسر کی بوجہ مستقل ملازمت ہونے کے واپسی کی توقع نہیں ہے۔

ضرورت

میک ورکس قادیان

میں چار یا پانچ خرادیوں کی ضرورت ہے جو لکڑی کی دستی خراد پر پیلا اور لاکھ کے رنگ کا کام کر سکیں۔ تنخواہ حسب لیاقت کارگزاری دیکھ کر مقرر کیجائیگی ٹھیکہ پر بھی کام کرایا جا سکتا ہے۔ پٹیالہ جالندھر ہوشیارپور جھنگ وغیرہ میں یہ کام ہوتا ہے۔ (منیجر میک ورکس قادیان)

مکان برائے رہن

محلہ کمہاران میں ایک خام مکان جو کہ ساڑھے سات مرلہ زمین پر ہے اور جس کا کرایہ تین روپیہ ماہوار ہے ضروریات خانگی کے ماتحت کچھ عرصہ کے لئے گرو رکھنا چاہتا ہوں۔ زر رہن چار صد روپیہ ہے۔ مزید تسلی حضرت مرزا بشیر احمد صاحب سے کر سکتے ہیں۔ ۳۰ روپے ماہ بماہ ادا کر دیئے جایا کریں گے
م-ا- معرفت منیجر صاحب الفضل قادیان

305

اشتہار نیلام

پنجاب نیشنل بنک لمیٹڈ لاہور بذریعہ منیجر منٹگمری برانچ ...... ڈگریدار

بنام

بہادر سنگھ ہرنام سنگھ مالک فرم گیان سنگھ بہادر سنگھ واقعہ چیچہ وطنی گیان سنگھ ولد لال چند و زیر چند ولد شودیال سکنائے چیچہ وطنی تحصیل منٹگمری۔ نند لعل سکنہ ہوشیارپور سوداگر سنگھ جیرام سنگھ سکنائے کمالیہ ضلع لائل پور ...... مدیونان

بذریعہ اس اشتہار کے ہر خاص و عام کو اطلاع دی جاتی ہے کہ نصف حصہ اراضی زیر کارخانہ موسومہ سیٹھو رستم جی جدید ذیل کھیوٹ ۸۰/۱ خسرہ ۳۱۸/۱ و کھیوٹ ۸۱/۱۱ خسرہ ۳۲۱۹/۰ واقعہ امرتسر بیرون دروازہ جاتی ونڈ بحکم صاحب سینئر سب جج بہادر ضلع منٹگمری باجرائے ڈگری بحق ڈگری دار مبلغ ۱۲۱۵۶۸/۱۳/۷ روپیہ میں قرق ہو چکا ہوا ہے۔ بتاریخ ۱۵ جون ۱۹۳۸ء برسر موقعہ دس بجے صبح سے ۴ بجے شام تک بذریعہ نیلام عام فروخت کرینگے۔ جس کسی کو خرید کرنا منظور ہووے۔ برسر موقعہ تاریخ مقررہ و وقت مقررہ پر پہنچ کر بولی دے کر خرید کرے۔

(نقشہ: مغرب، جنوب، شمال، راستہ، یہ راستہ دروازہ جاتی ونڈ کو جاتا ہے)

حدود اربعہ

شمال	مشرق	جنوب	مغرب
راستہ	مکان ترجمان	فیکٹری	راستہ

مالیت اراضی کارخانہ تقریباً ...... ۱۰۰۰ روپیہ

نوٹ:- نقشہ مکان لف وارنٹ ہے بولی دہندگان موقعہ پر بوقت نیلام ملاحظہ کر سکتے ہیں۔ شرائط نیلام موقعہ پر دریافت کی جا سکتی ہیں۔

المشتہر
میاں عطاء اللہ بی اے ایل ایل بی پلیڈر ہائیکورٹ اوکشنیر ڈسٹرکٹ امرتسر

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

ٹوکیو - ۱۰ جون سوچو کی حفاظت کرنے والے چینی کمانڈر جنرل لی ژنگ نے جنرل چیانگ کی حکومت سے بغاوت کر دی ہے۔ اس کی غداری کی وجہ سے جاپانیوں نے سوچو کی مغربی پہاڑیوں پر قبضہ کر لیا ہے۔ چینی سپاہیوں نے کوشش کر کے اس غدار جرنیل کو گرفتار کر لیا ہے۔

شنگھائی - ۱۰ جون دریائے ینگ سی میں جہاز رانی جاری کرنے کے لئے برطانیہ اور جاپان میں گفت و شنید ہو رہی تھی۔ معلوم ہوا ہے۔ جاپان نے جہاز رانی کی اجازت دینے سے انکار کر دیا ہے۔ اب برطانوی حکام وائٹ ہال سے ہدایات حاصل کر کے آئندہ قدم اٹھائیں گے۔

ہنکاؤ - ۱۰ جون ہنکاؤ کے علاقہ میں جاپانیوں کو فتوحات حاصل ہو رہی ہیں۔ انہوں نے ایک ریلوے لائن توڑ دی ہے جس سے چینیوں کا راستہ رک گیا ہے۔

پیرس - ۱۰ جون وزیر اعظم فرانس نے پارلیمنٹ میں ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے کہا حال میں فرانس کے ایک گاؤں پر جن طیاروں نے حملہ کیا تھا۔ حکومت نے ان کے معائنہ کے لئے افسر مقرر کر دیئے ہیں۔ اور تحقیقات کا جو نتیجہ نکلے گا۔ وہ معمولی بات نہیں ہو گی

کلکتہ - ۱۰ جون ایسوسی ایٹڈ پریس کو معلوم ہوا ہے۔ کہ ریلوے بورڈ انجنوں میں "سپیڈ میٹر" لگانے کی تجویز پر غور کر رہا ہے۔ "سپیڈ میٹر" صرف میل ٹرینوں اور پسنجر گاڑیوں میں لگائے جائیں گے۔

لنڈن - ۱۰ جون برطانیہ کا جنگی بیڑا بحر روم میں حرکت کر رہا ہے۔ ایک جنگی جہاز "ایبر کرومبی" مالٹا روانہ ہو گیا ہے "گلاسٹر" نامی جہاز بھی بحر روم جا رہا ہے۔ ہوڈ اور "ریپلس" جنگی جہاز جبرالٹر کی طرف روانہ ہو گئے۔ نیز دو دیگر جنگی جہاز مالٹا کو روانہ ہوئے ہیں۔

لنڈن - ۱۰ جون "ملایا" کی ایک اسلامی ریاست کی پارلیمنٹ نے ایک قانون منظور کیا ہے۔ جس کی رو سے بے نماز مسلمانوں کو سزا دی جائے گی۔ اور جو روزہ نہیں رکھتے۔ انہیں جیل میں ڈالا جائے گا۔

قاہرہ - ۱۰ جون مصر اور ٹرکی کے درمیان تینوں سے طے شدہ معاہدات شائع ہو گئے ہیں۔ اور شاہ مصر نے دستخط کر دیئے ہیں۔ اب یہ معاہدات نافذ العمل ہیں۔

لنڈن - ۱۰ جون علی کانٹی کے قریب آج ایک اور برطانوی جہاز کو بم مار مار کر غرق کر دیا گیا ہے۔ اس جہاز کا وزن آٹھ سو ٹن تھا۔ جو انگریزی جہاز غرق ہوئے ہیں۔ ان پر یونین جیک نمایاں طور پر لہرا رہا تھا۔ معلوم ہوا ہے۔ فرانس اور برطانیہ کی حکومتوں نے احتجاجی نوٹ جنرل فرانکو کے پاس بھیج دیئے ہیں۔

چٹاگانگ ۱۱ جون کل مختلف مجالس کی طرف سے مسٹر سبھاس چندر بوس صدر کانگرس کو گیارہ ایڈریس پیش کئے گئے۔ صدر کانگرس نے ان سپاسناموں کے جواب میں کہا۔ اگر مسلمان دیانتداری سے کانگرس میں شامل ہو جائیں۔ اور ان کا مدعا نیشنلزم کو نقصان پہنچانے کا نہ ہو۔ تو میں تمام اختیارات بخوشی ان کو سونپ دینے کو تیار ہوں۔

لاہور - ۱۱ جون خان بہادر میاں احمد یار خان دولتانہ چیف سیکرٹری پنجاب یونینسٹ پارٹی نے ایک بیان شائع کیا ہے۔ جس میں لکھا ہے۔ اس اطلاع میں کوئی صداقت نہیں کہ کوئی رکن ہماری پارٹی سے علیحدہ ہو گیا۔ اور اسمبلی میں نیا گروپ بنایا گیا ہے۔

ڈیرہ اسماعیل خان ۱۱ جون۔ ڈاکٹر خان صاحب وزیر اعظم سرحد نے ایک جلسہ میں اعلان کیا تھا۔ کہ اگر آئندہ سرحدی قبائل نے کسی شخص کو اغوا کیا۔ تو ایک آدمی کے بدلے دس قبائلی گرفتار کئے جائیں گے۔ حکومت نے اپنی اس پالیسی پر عمل شروع کر دیا ہے۔ چنانچہ چند روز ہوئے بھٹانی قبیلہ کے بعض افراد نے دیوی داس پٹواری کو اغوا کر لیا تھا۔ حکومت سرحد نے اس کے بدلے قبیلہ بھٹانی کے کچھ افراد اور چند دیگر قبائلیوں کو گرفتار کر لیا ہے۔ انہیں کہا جا رہا ہے کہ اگر وہ رہا ہونا چاہتے ہیں۔ تو پٹواری کو چھوڑ دیں۔

کانپور - ۱۰ جون - آج ایک سپاہی عورت نے سرسیا گھاٹ کے نزدیک ایک عورت کو کپڑے چراتے ہوئے گرفتار کر لیا۔ لیکن تین آدمیوں نے عورت کو چھڑا کر یکے پر بھاگ جانے کی کوشش کی۔ لیکن ایک سپاہی نے جو پاس ہی پہرہ دے رہا تھا۔ ان کو پکڑ لیا۔

لاہور - ۱۱ جون اضلاع لاہور۔ امرتسر۔ گورداسپور۔ شیخوپورہ سیالکوٹ گوجرانوالہ۔ لائلپور۔ اور منٹگمری کے رہنے والے امیدواروں کی درخواستوں پر جو اپریل ۱۹۳۹ء میں اسسٹنٹ سب انسپکٹر پولیس کے عہدہ کے لئے ہوں گی۔ جناب ڈپٹی انسپکٹر جنرل پولیس سنٹرل رینج لاہور غور کریں گے۔ درخواست کنندگان کی عمر ۱۸ اور ۲۵ سال کے درمیان ہو چال چلن کے نیک اور چست و چالاک ہوں۔ اس اسامی کے لئے تعلیمی معیار ایف۔ اے یا دیگر مضامین میں اس کے مساوی امتحان یا ایچیسن چیفس کالج کا ڈپلومہ ہے۔

ڈیرہ اسماعیل خان - ۱۰ جون یہاں ایک اجلاس میں ڈاکٹر خان صاحب وزیر اعظم سرحد نے بعض سوالات کا جواب دیتے ہوئے کہا۔ جہاں تک مسلم ٹیکسٹ بک کے مسئلہ کا تعلق ہے۔ اس سلسلہ میں ایک غلطی سرزد ہوئی ہے۔ انجمن حمایت اسلام لاہور کی کتابیں صرف مسلمان لڑکوں کے لئے ہیں۔ آئندہ اپریل سے ان کتابوں کے نصاب میں داخلہ پر خط تنسیخ کھینچ دیا جائے گا۔ اور اعلان کر دیا جائیگا کہ یہ کتابیں طلباء کی ضرورت کے مطابق نہیں۔ نیز کہا کہ وزارت تہیہ کر چکی ہے۔ کہ ملازمتیں صرف قابلیت کی بنا پر دی جائیں۔

سری نگر - ۱۰ جون کشمیر کے سیاسی حلقوں میں افواہ ہے۔ کہ انتخابات میں مسلم کانفرنس کو جو کامیابی حاصل ہوئی ہے۔ اس نے سرکاری حلقوں میں بہت حد تک تغیر پیدا کر دیا ہے۔ یہ بھی معلوم ہوا ہے۔ کہ اصلاحات کے نفاذ کے سلسلہ میں حکومت کشمیر مسلم کانفرنس کے زعماء سے مشورہ طلب کرے گی۔

پیرس - ۱۰ جون حکومت فرانس نے شہنشاہ جارج ششم اور ملکہ الزبتھ کے استقبال اور مدارات کے لئے تیس ہزار پونڈ کی رقم منظور کی ہے۔ شاہی مہمانوں کی جماعت سات افراد پر مشتمل ہو گی اور سکاٹ لینڈ یارڈ کا صرف ایک افسر شہنشاہ کے ہمرکاب ہو گا۔ جس کا فرض یہ ہو گا۔ کہ فرانس کی پولیس کو شہنشاہ کے عزائم سے آگاہ کرتا رہے۔ بیان کیا جاتا ہے۔ اس تقریب میں کسی منظم استقبالی مظاہرہ کا انتظام نہیں کیا جائے گا۔

حصار - ۱۱ جون حصار میں مزید دس دن کے لئے دفعہ ۱۴۴ نافذ کر دی گئی ہے اور کرفیو آرڈر واپس لے لیا گیا ہے۔

پونا - ۱۱ جون حکومت بمبئی نے فیصلہ کیا ہے۔ کہ ایک ایسی کمیٹی کا تقرر کیا جائے۔ جو ضلع کرناٹک میں آبپاشی کے ذرائع پر غور کرے اور ایسی سکیم تیار کرے جس سے اس علاقہ کو قحط سالی سے بچایا جا سکے۔ سب سے پہلے اس کا تجربہ علاقہ بیجاپور میں کیا جائے گا۔ کیونکہ اس جگہ فصل بہت کم ہوتی ہے۔

ڈیرہ دون ۱۱ جون کل تین بجکر تیس منٹ بعد دوپہر زلزلہ معلوم کرنے والے آلہ میں جھٹکے محسوس کئے گئے۔ خیال کیا جاتا ہے۔ کہ ڈیرہ دون سے تقریباً تین ہزار میل پر زلزلہ آیا ہے۔

ہانکو - ۱۱ جون۔ وزارت جنگ نے اعلان کیا ہے۔ کہ آئندہ چین میں جبری بھرتی شروع ہو جائیگی۔ اور کسی شخص کی دولت پوزیشن اور خاندانی اثر و رسوخ کا خیال نہیں کیا جائے گا۔

عبد الرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر۔ غلام نبی